ظاہرہ حسین

غزلیں

ذرا دیکھ ہم تیری آرزو میں کہاں کہاں سے گزر گئے
تھے جہاں جہاں ترے نقشِ پا، تو وہاں وہاں سے گزر گئے

کبھی قربتیں کبھی فاصلے، اسی کش مکش میں رہے سدا
تھا عذابِ جانِ دل و نگاہ، کہ جس امتحاں سے گزر گئے

ترا عکس ہے میرا آئینہ، میرا ہم سفر ہے ترا خیال
انھیں لذتوں کے سرور میں، غمِ دو جہاں سے گزر گئے

میرا وہم ہے کہ گمان ہے، میرا خواب ہے کہ خیال ہے
انھیں الجھنوں کی لپیٹ میں، ترے درمیاں سے گزر گئے

میں نے چاہا تھا کہ رنگین نظارے دیکھوں
جب اندھیروں میں بھی دیکھوں تو ستارے دیکھوں

دیکھوں پتھر کے دلوں میں بھی وفا کی دھڑکن
اور میں بجھتی ہوئی آنکھوں میں شرارے دیکھوں

میری کوشش تھی کہ طوفان سے بازی جیتوں
میں جدھر جاؤں اسی سمت کنارے دیکھوں

اے بدلتی ہوئی دنیا کے بھٹکتے لوگو
نہیں ممکن کہ سبھی خواب تمھارے دیکھوں

میں کہاں تک یہ مسیحائی نبھاؤں آخر
جب کہ ہر موڑ پہ حالات کے مارے دیکھوں